ریکارڈ شدہ موسیقی کی اباحت کیلئے ریکارڈ شدہ تلاوت پر قیاس کرنا اور اس کا جواب (1)

٣١٢٦

(30)

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین درین مسئلہ؟

مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص کا یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ تصویر اور ٹیپ شدہ آواز اصل کا حکم نہیں رکھتی اسلئے خانہ کعبہ کی تصویر یا اسکی فلم دیکھنے سے کچھ ثواب نہ ہوگا اور نہ ہی ٹیپ شدہ تلاوت سننے سے نہ کچھ ثواب ہوگا نہ آیت سجدہ سننے سے سجدہ سہو واجب ہوگا، اس لحاظ سے اگر کوئی شخص نا محرم کی تصویر قصداً دیکھے یا ٹیپ شدہ موسیقی سنے تو کیونکر گناہ ہوگا جبکہ یہ بھی اصل میں شامل نہیں ہیں۔

المستفتی

محمد موسیٰ

لیاقت آباد کراچی۔

الجواب ومنہ الصدق والصواب

واضح رہے کہ سوال میں دو چیزوں کا ذکر ہے (1) اباحت تصویر (2) جواز ریکارڈ شدہ موسیقی۔ اور ان دونوں چیزوں کے جواز کی بنیاد قیاس فاسد پر ہے اور قیاس کا مدار اس دعوی پر ہے کہ "جو اصل کا حکم ہے وہ نقل اور عکس کا نہیں ہے"

مذکورہ شخص کا یہ کہنا کہ "جو اصل کا حکم ہے وہ نقل اور عکس کا نہیں ہے" مسلّم نہیں ہے۔ بلکہ اصل کا جو حکم ہے وہی نقل اور عکس کا حکم ہے، چنانچہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی تحریر فرماتے ہیں

"صورت جس کی حکایت ہے حکم میں اسی کے تابع ہے پس اصل اگر مذموم ہے جیسے معازف ومزامیر وصورت نساء وامارد و یا فحش ومعیت اسکی حکایت بھی ایسی ہی مذموم ہے اور اگر اصل مباح، حکایت بھی مباح ہے اور اگر اصل محمود ہے تو فی نفسہ اسکی حکایت بھی ایسی ہی ہے الخ"

(امداد الفتاوی ص ۲۱۹ ج ۲)

(جاری ہے)

باقی یہ کہنا کہ حکایت اصل کے حکم میں نہ ہونے کیوجہ سے ٹیپ ریکارڈ شدہ تلاوت سننے پر ثواب نہیں ملتا درست نہیں، بلکہ ٹیپ ریکارڈ شدہ تلاوت سننے پر ثواب ضرور ملتا ہے اس کے بھی وہی آداب ہے جو اصل تلاوت سننے کا ہے،

مفتی محمد شفیع رح "جدید آلات" میں تحریر فرماتے ہیں،

(۱) یہ بھی ظاہر ہے کہ جب اسمیں (ٹیپ ریکارڈ) مشین پڑھنا جائز ہے تو سننا بھی جائز ہے شرط یہ ہے کہ ایسی مجلسوں میں نہ سنا جائے جہاں لوگ اپنے کاروبار یا دوسرے مشاغل میں لگے ہوں، سننے کیطرف متوجہ نہ ہوں ورنہ بجائے ثواب کے گناہ ہوگا الخ

(جدید آلات صـ ۲۰۷)

البتہ ٹیپ ریکارڈ پر آیت سجدہ سننے کیوجہ سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا اسکی وجہ یہ ہیکہ وجوب سجدہ تلاوت کیلئے تلاوت صحیحہ کا ہونا ضروری ہے اور تلاوت صحیحہ کی ادائیگی کیلئے تلاوت کرنے والے کا باشعور اور متمیز کا ہونا ضروری ہے، اسی وجہ سے صبی غیر متمیز اور مجنون سے آیت سجدہ سننے کیوجہ سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا، چونکہ مذکورہ آلہ ایک لاشعور اور بے جان شی ہے اس وجہ سے اس پر آنے والی تلاوت تلاوت صحیحہ نہیں، اور جب تلاوت صحیحہ نہیں تو اسے سننے کیوجہ سے سجدہ تلاوت بھی واجب نہیں ہوتا ہے۔ البتہ کیسٹ کی تلاوت سننے پر بھی اجر و ثواب ملتا ہے کہ وہ کلام اللہ کی آواز سن رہا ہے اور دل میں کلام اللہ کی عظمت کا اضافہ ہو رہا ہے اور دیگر گناہ کی چیزوں سے اپنے کانوں کو محفوظ رکھتا ہے اسلئے اسکو ثواب ضرور ملیگا۔

← (جاری ہے)

جیسا کہ البدائع میں ہے

بخلاف السماع من الببغاء و الصدی فان ذلک لیس بتلاوۃ وکذا اذا سمع من المجنون لان ذلک لیس بتلاوۃ صحیحۃ لعدم اھلیتہ لانعدام التمییز ا ھ

(البدائع ص ۲۲۹ ج ۱ بیروت)

لہذا مذکورہ شخص کا اس بناء الفاسد علی الفاسد سے جواز سماع موسیقی پر استدلال کرنا اور یہ کہنا کہ کیسیٹ کی موسیقی سننے سے گناہ نہیں ہوتا بالکل غلط ہے جیسے کیسیٹ کی تلاوت سننا باعث اجر وثواب ہے اسی طرح کیسیٹ کی موسیقی سننا بھی گناہ ہے، اور کیسیٹ کی موسیقی سے جو ذھن کے اندر کدورت پیدا ہوگی اور یاد الہی سے غفلت پیدا ہوگی اس کا گناہ الگ ہے، بالفرض والتقدیر اگر ہم مان بھی لے کہ ٹیپ ریکارڈ سے تلاوت سننے پر ثواب نہیں ملتا تو بھی اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ عکس ونقل اصل کے حکم میں نہیں، مسلم نہیں ہے، کیونکہ بہت ساری ایسی اشیاء ہیں کہ انکے عکس کا وہی حکم ہوتا ہے جو اصل کا حکم ہوتا ہے، مثلاً قرآن مجید کی کسی سورۃ کی مکتوب جسطرح قابل احترام ہے اسی طرح اسکی فوٹو کاپی کا بھی حکم ہے کہ اس فوٹو کاپی کی بے احترامی ہرگز جائز نہیں،

علاوہ ازیں موسیقی کی حرمت کی دلائل پر اگر غور کیا جائے تو واضح طور پر معلوم ہوجاتا ہے کہ جن وجوہ کی بناء پر موسیقی سننا حرام ہے وہ وجوہات کیسیٹ میں بھی پائے جاتے ہیں، مثلاً شہوت کو بیدار کرنا اور تلذذ حاصل کرنا یہ دونوں صورتوں میں پیدا ہوتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ اگر

(جاری ہے)

گانے والی سے براہ راست سنے تو اس کا منفی اثر زیادہ ہوتا ہے،

کما فی الحدیث "الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع" (بیہقی)

باقی تلاوت پر ثواب کا حصول تو وہ نفس تلاوت سننے پر ہے نہ کہ اس سے تاثر لینے پر بقول شخصے اصل تلاوت پر ہے اور وہ یہاں مفقود ہے اسلئے ثواب نہیں"

باقی رہی تصویر، تو خانہ کعبہ کی تصویر کو اپنے پاس رکھکر ثواب نہ ملنے پر ناکرم، جاندار شئ کی تصویر کو دیکھنے اور پاس رکھنے کی جواز پر استدلال کرنا غلط ہے اور قیاس مع الفارق ہے کیونکہ بے جان شئ کی تصویر پر جاندار شئ کی تصویر کو قیاس کیا ہے اور یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے، دوسری بات یہ ہے کہ دلائل شرعیہ میں قیاس کا درجہ آخری درجہ ہے، پہلے کتاب اللہ ہے پھر سنت رسول ہے پھر اجماع ہے اس کے بعد قیاس ہے جبکہ جاندار شئ کی تصویر کی حرمت پر بے شمار نصوص (احادیث نبوی) موجود ہیں تو قیاس مع الفارق سے کیونکر جاندار شئ کی تصویر کی اباحت اور جواز کو ثابت کیا جا سکتا ہے،

باقی خانہ کعبہ کی تصویر پر ثواب کا ملنا نہ ملنا تو یہ ایک امر شرعی ہے، کسی چیز میں ثواب یا عقاب کا ہونا نص شرعی کا محتاج ہے بغیر نص شرعی کے کسی چیز میں ثواب یا عقاب کو ثابت نہیں کیا جا سکتا چونکہ یہاں پر نص شرعی موجود نہیں اسلئے اسمیں عقلی طور پر ثواب کا اثبات کیونکر ممکن ہے،

(جاری ہے)

جیسا کہ محدث عظیم ملا علی قاری رحمہ اللہ ذیل حدیث میں تحریر فرماتے ہیں

عن عابس بن ربیعۃ قال رأیت عمر
یقبل الحجر ویقول انی لأعلم انک حجر ما تنفع
ولا تضر ولولا انی رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک (متفق علیہ)

قال الملا علی القاری رحمہ اللہ:

وفیہ اشارۃ منہ رضی اللہ عنہ الی ان ہذا امر
تعبدی فنفعل وعن علتہ لا نسأل اھ

(مرقاۃ ص ۳۲۵ ج ۵)

لہٰذا خانہ کعبہ کی تصویر کو مبنی بنا کر جاندار شی کی تصویر کے
جواز اور نامحرم عورت کی تصویر کو دیکھنے کے جواز پر
استدلال کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

کتبہ
خلیل الرحمان
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
بجامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن
۲۱/۳/۱۴۲۳ھ ۳/۶/۲۰۰۲ء

الجواب صحیح
محمد عبد القادر

الجواب صحیح
محمد عبد المجید دین پوری